دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر: Sar 6687 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 17-07-2019

دورانِ عدت عورت کا ختم میں شرکت کرنے کے لیے گھر سے نکلنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اور میں عدت میں ہوں۔ مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے ان کے والد کے گھر ختم کا اہتمام کیا جاتا ہے، کیونکہ گھر وسیع ہے، جس میں مہمان آسانی سے آسکتے ہیں، تو کیا میں دورانِ عدت ختم میں شرکت کے لیے اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکل کر دوسری گلی میں سسر کے گھر جاسکتی ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا دورانِ عدت بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں اور ختم میں شرکت کرنا ضرورت میں داخل نہیں، کیونکہ ختم سے مقصود مرحوم کو ایصالِ ثواب کرنا ہے اور یہ کام عورت اپنے گھر میں رہ کر ذکر و اذکار وغیرہ کے ذریعے بھی بآسانی کر سکتی ہے۔

دورانِ عدت گھر سے باہر نہ نکلنے کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے:﴿ لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ مِنۡۢ بُيُوۡتِهِنَّ وَ لَا يَخۡرُجۡنَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں۔

(القرآن، سورۃ الطلاق، آیت 01)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "یعنی اے لوگو! عدت کے دنوں میں عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ اس دوران وہ خود اپنی رہائش گاہ سے نکلیں۔۔۔ کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں

ہے، جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے، بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، ج10، ص197، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں:"لا تخرج المعتدة عن طلاق أو موت الا الضرورة"یعنی جس عورت کو طلاق ہو جائے یا جس کا شوہر فوت ہو جائے ، وہ دورانِ عدّت کسی ضروت کے بغیر گھر سے نہیں نکل سکتی۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج05، ص229، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:"موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی، اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت۔۔۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں، وہ یہاں مراد نہیں، بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔"

(بہارِ شریعت، حصہ 8، ج02، ص245، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

13 ذیقعدۃ الحرام 1440ھ/17 جولائی 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے